45600-خاوند خرچہ نہ دے اور دور رہے توکیا طلاق طلب کی جا سکتی ہے ؟

سوال

مجھے دو بار طلاق ہو چکی ہے : پہلی بار اس لیے طلاق ہوئی کہ میں نے خاوند سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ میرے اور بچوں کے لیے مہینہ میں ایک دن مقرر کر دے جس میں وہ ہمارے ساتھ بیٹھے اور وہاں اپنے گھر والوں کی یاد نہ کرے.

دوسری بار طلاق اس لیے ہوئی کہ خاوند دوسری عورت سے محبت کرتا تھا اور میرے ساتھ بچوں کے سامنے توہین آمیز رویہ اختیار کرتا، اور اسے مجھ پر فوقیت دیتا اور میرے اور میرے بچوں کے احساس کا خیال تک نہ کرتا تھا، اور وہ اس سے شادی کیے بغیر میرے سامنے ٹیلی فون پر محبت کی باتیں کرتا رہتا.

اب وہ سفر پر گیا ہوا ہے اور مجھے میرے بچوں کے ساتھ اکیلا چھوڑ گیا ہے، میرا اس سے تعلق صرف یہی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کے ذریعہ کچھ خرچ بھیج دیتا ہے.

مجھے یہ بتائیں کہ اگر مجھے طلاق ہو جائے تو اللہ مجھے اللہ اس کا نعم البدل دیگا، اور مجھے اپنے فضل سے غنی کر دیگا اور میں جو ظلم دیکھ رہی ہوں مجھے اس کے عوض میں بہتر بدلہ دے گا یا کہ یہ اللہ کی قضاء و قدر پر عدم رضا ہوگی ؟

اور کیا مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میرا ایسا خاوند ہو جس کے ساتھ محبت و پیار اور سکون سے رہوں، یا کہ میں اور میرے بچے صرف ماہانہ اخراجات پر ذلت کی زندگی پر راضی رہیں جو ہر ماہ خاوند کے گھر والوں کے ذریعہ بھیج دیتا ہے جس سے میری اور بھی زیادہ تذلیل ہوتی ہے ؟

اور کیا میں صبر و شکر کرنے والی شمار ہوتی ہوں یا کہ کمزور کیونکہ میں طلاق کے خوف کی بنا پر گیارہ برس سے اس زندگی پر راضی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالی نے مرد کے لیے
ایک سے زائد بیویاں کرنا مباح کیا ہے، لیکن اسے ظلم و ستم کرنے سے منع کیا ہے اس
لیے اگر کوئی شخص ایک سے زائد بیویاں کرنا چاہتا ہے تو وہ پہلی بیوی کو اچھے طریقہ
سے رکھے یا پھر اسے اچھے طریقہ سے چھوڑ دے، اور اسے اپنے نکاح میں اس طرح مت رکھے
کہ اس کے پاس جائے ہی نہ اور اسے لٹکائے رکھے، اور اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کرے.

اور مرد کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ
وہ اپنی اولاد کی تربیت و پرورش میں کوتاہی سے کام لے، ایک سے زائد بیویاں کرنا اس

لیے مشروع نہیں کیا گیا کہ گھروں کو تباہ کیا جائے بلکہ اس لیے مشروع کیا گیا ہے کہ گھروں کی بنایا جائے اور خاندان میں کثرت پیدا کی جائے.

اگر شریعت کے مطابق خاوند نے دوسری
شادی کر رکھی ہو تو پہلی بیوی کو لٹکا کر رکھنا اور اس کے پاس نہ جانا اور اس کے حقوق میں کوتاہی کرنا حرام ہے.

لیکن اگر اس نے اپنی بیوی کو کسی غیر
شرعی سبب مثلا کسی عورت سے حرام و ناجائز تعلقات، اور فاسد قسم کی شب بیداری کی بنا پر چھوڑ رکھا ہو اور اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کرتا ہو تو پھر حکم کیا ہو گا ؟.

دوم :

اگر بیوی اپنے خاوند کے برے اخلاق پر
صبر نہیں کر سکتی تو اس کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے، اور یہ اللہ کی تقدیر پر عدم رضا شمار نہیں ہوگی، بلکہ بعض اوقات تو کبیرہ گناہ کے مرتکب خاوند کے ساتھ رہنا حرام ہو جاتا ہے، جب اولاد کی جانب سے امن کا خدشہ جاتا رہے کہ اولاد بھی اس کے غلط کاموں سے متاثر ہو کر برے کاموں کا ارتکاب کرنے لگے گی.

اور اس لیے کہ طلاق مشروع ہے، بلکہ
بعض اوقات تو طلاق طلب کرنا واجب ہو جاتی ہے، اس لیے یہ خیال کرنا کہ یہ چیز تقدیر پر ایمان کے مخالف ہے اس کی کوئی ضرورت نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے طلاق بھی اور شادی بھی دونوں مشروع کی ہیں.

اور بیوی کے حقوق میں شامل ہے کہ وہ
اپنے خاوند کے ساتھ اچھے طریقہ سے زندگی بسر کرے، اور وہ ایسے خاوند کے ساتھ رہے جو اس کے سکون اور لباس کا باعث بنے، اور ان دونوں کے مابین الفت و محبت اور پیار ہو.

اسی وجہ سے شادی مشروع کی گئی ہے،
اگر اس میں سے کوئی بھی چیز مفقود ہو جو ہم بیان کر چکے ہیں تو یہ شادی کی مشروعیت کی حکمت کے خلاف ہے.

اسی لیے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنے
لیے کسی دین والی عورت کو بطور بیوی اختیار کرے، اور عورت کے اولیاء اور ذمہ داران

پر بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی بیٹی وغیرہ کے لیے دین واخلاق کے مالک شخص کا بطور خاوند انتخاب کریں.

کیونکہ جب مسلمان شخص کا گھر اللہ کی
شریعت پر قائم ہوا اور اس کی بنیاد دین پر رکھی جائے تو پھر اس میں ظلم و ستم اور زیادتی نہیں دیکھی جائیگی.

اور اگر عورت کسی شرعی سبب کی بنا پر
اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہے تو اس کے لیے طلاق یا خلع طلب کرنا جائز ہے اور اگر خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہے اور اسے طلاق دے دے تو وہ اسے پورے حقوق ادا کریگا، یا تو وہ اسے اچھے طریقہ سے رکھے، اور یا پھر اسے اچھے طریقہ سے چھوڑ دے.

اور جب طلاق ہو جائے تو اللہ تعالی
اس کے لیے نیک و صالح خاوند بھی عطا کر سکتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**.{اور اگر وہ جدا ہو جائیں تو اللہ
تعالی ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کر دیگا}.**

سوم :

کچھ عورتیں ایسی ہوتیں ہیں جو اس
امید سے اپنے خاوند پر صبر و تحمل سے کام لیتی ہیں کہ اللہ تعالی اس کی حالت کی اصلاح فرما دیگا، یا پھر اس وجہ سے کہ وہ اپنی اولاد سے تعلق قائم رکھے، اور ان کی تربیت و پرورش اور خرچ کا ذمہ دار بنا رہے.

لیکن اگر زیادہ عرصہ گزر جائے اور
خاوند کی اصلاح نہ ہو یا پھر وہ اپنی بیوی اور بچوں کی اور بھی زیادہ تذلیل کرنے لگے اور ان سے برا سلوک کرنے لگے، اور بیوی کے پاس اپنے اور بچوں کے لیے اخراجات ہوں تو پھر خاوند کے نکاح میں رہنے کی کوئی وجہ نہیں، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اس سے چھٹکارا حاصل کر لے، یہی اس کی زندگی کے لیے بہتر ہے تاکہ وہ عزت کے ساتھ زندگی بسر کر سکے، اور اپنی اولاد کی شریعت کے مطابق اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں پرورش و تربیت کر سکے.

آپ کو اپنے آپ کا محاسبہ کرنا چاہیے،
اور آپ اللہ سبحانہ وتعالی کے سامنے توبہ واستغفار کریں، ہوسکتا ہے آپ سے کوئی
معصیت ونافرمانی ہوئی ہو یا اللہ کے حق میں کوئی غلطی و کوتاہی ہوگئی ہو، یا پھر
خاوند کے حق میں یا کسی اور کے حق میں کوتاہی کر بیٹھی ہوں اور آپ کو اس کا علم بھی
نہ ہو.

ہوسکتا ہے جو کچھ ہورہا ہے وہ گناہوں
کی سزا ہو جو آپ نے کیے ہیں اور آپ کو ان کا علم نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**.{اور تمہیں جو مصیبت آتی ہے وہ تمہارے
ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے، اور وہ اللہ عزوجل بہت سی معاف کر دیتا ہے }.**

آپ اپنی حالت میں اچھی طرح غور و فکر
کریں اور اس امکان کو بھی دیکھیں کہ ہوسکتا ہے اس کے بعد آپ کو کوئی اچھا خاوند مل
جائے، یا پھر آپ خاوند کے بغیر ہی زندگی بسر کریں.

اس سلسلہ میں آپ اپنے قریبی اور میل
جول رکھنے والوں سے مشورہ کریں، اور آپ اس کی بات کو تسلیم کریں جو آپ کے لیے سب سے
زیادہ نصیحت کرنے والا ہے.

اگر وہ سب طلاق پر ہی متفق ہوں اور
آپ کی حالت وہی ہے جو آپ نے سوال میں بیان کی ہے تو پھر آپ اللہ سے استخارہ کریں،
اگر تو طلاق پر دل مطمئن ہو جائے تو طلاق حاصل کر کے اللہ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو
اپنی وسعت سے غنی کر دے، اور آپ کے حال کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے غم و پریشانی کو
دور کرے، اور اگر آپ دونوں کے لیے بہتر ہے تو پھر آپ دونوں میں صلح کرا دے.

واللہ اعلم.